UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education
Advanced Subsidiary Level and Advanced Level

**URDU** **8686/02**
**9686/02**

Paper 2 Reading and Writing

October/November 2005

**1 hour 45 minutes**

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

**READ THESE INSTRUCTIONS FIRST**

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen on both sides of the paper.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.
Dictionaries are not permitted.

Answer **all** questions.
Write your answers in **Urdu**.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.
You should keep to any word limit given in the questions.
At the end of the examination, fasten all your work securely together.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگہوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔
صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔
جواب لکھنے کے لیے مہیا کی گئی علیحدہ کاپی پر اپنا جواب اردو میں تحریر کریں۔
اسٹیپل، پیپر کلپ، ہائی لائٹر، گوند، کریکشن فلوئڈ مت استعمال کریں۔
لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ہر سوال کا جواب دیں۔
اپنے جوابات اردو ہی میں لکھیں۔
جواب لکھنے کے لئے مہیا کی گئی علیحدہ کاپی پر اپنا جواب اردو میں تحریر کریں۔
اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]
آپ کا ہر جواب دی گئی حدود کے اندر ہونا چاہیئے۔
اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیاں استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کر دیں۔

This document consists of **5** printed pages and **3** blank pages.

SP (SJF3400) S81949/3
© UCLES 2005
UNIVERSITY of CAMBRIDGE
International Examinations

## Section 1

### مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے پھر دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

زبانوں کا تہذیب اور ثقافت سے گہرا تعلق ہے۔ کسی بھی ملک کی تہذیب اور ثقافت کو بہتر طریقے سے جاننے کے لیے اُس ملک کی زبان کے بارے میں علم حاصل کرنا نہایت ہی ضروری ہے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کل صرف زبان سیکھنے کے اقتصادی پہلو پر ہی زور دیا جا رہا ہے۔

حال ہی میں برطانوی حکومت کی وزارتِ تعلیم کے مشیر نے اعلان کیا کہ چودہ سال سے سولہ سال کی عمر کے طلبا کے لیے جدید غیر ملکی زبانیں ۲۰۰۵ سے لازمی مضامین میں شامل نہیں ہوں گی۔ اس اعلان سے یہ مراد ہے کہ ہماری نئی نسل کی اکثریت ایک ہی زبان یعنی انگریزی ہی سیکھے۔ برطانیہ کے ثانوی اسکولوں میں زیادہ تر فرانسیسی، جرمن اور ہسپانوی زبانیں پڑھائی جاتی ہیں مگر پچھلی دو دہائیوں میں ان زبانوں کے امتحان دینے والوں کی تعداد بڑی حد تک کم ہوگئی ہے۔ دوسری طرف وزارتِ تعلیم کے دوسرے مشیر نے اعلان کیا کہ تجربے کے طور پر غیر ملکی زبانوں کی تدریس برطانیہ کے پرائمری اسکولوں میں شروع ہوگی۔ دراصل یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ پرائیوٹ اسکولوں میں تقریباً ایک صدی سے یوروپی زبانیں پڑھائی جاتی رہی ہیں۔ اور دو تین دفعہ مختلف حکومتوں نے زبانوں کی تعلیم کو فروغ دینے کی غرض سے یہی مہم چلانے کی کوششیں کی ہیں۔ یہ متضاد صورتِ حال آخر کیوں رونما ہوئی ہے؟

برطانیہ یورپی ملک ہونے کے ناطے یورپیئن کمیونٹی کا رکن ہے اور اس کی ساٹھ فی صد تجارت یورپ کے دوسرے ممالک کے ساتھ ہے۔ اور کاروبار کرنے والے اس بات سے خوب واقف ہیں کہ اگر آپ کو کسی دوسرے ملک کی کمپنی کے ساتھ اچھی تجارت کرنی ہو تو اس ملک کی زبان اچھی طرح آنا بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوگا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے یورپی ساتھیوں کے مقابلے میں انگریز لوگ ابھی تک یہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے ملک کے رہنے والوں سے بات کرنے کے لیے انگریزی جاننا ہی کافی ہے۔ اس کے نتیجے میں دوسرے ممالک کے تاجر جو دوسری زبانیں سیکھنے اور بولنے میں نہیں جھجکتے ،ان کی حکومتیں اپنے تعلیمی نصاب میں ہر سطح پر زبانوں کی تدریس پر بہت زور دیتی ہیں، وہی لوگ اچھے سے اچھا بزنس کر سکتے ہیں۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے برطانیہ کے تجارتی اداروں نے بار بار حکومت کو تاکید کی کہ اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں غیر ملکی زبانوں کی تعلیم کو زیادہ اہمیت دی جانی چاہیے۔

سوال یہ ابھرتا ہے کہ انگریزوں کے لیے دوسری زبانیں نا سیکھنے کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں؟ میری رائے یہ ہے کہ دو خاص وجوہات ہیں، ایک کا تعلق جغرافیہ سے ہے اور دوسری کا تاریخ سے۔ یہ دونوں وجوہات انگریزوں کے ذہنوں پر نفسیاتی اثرات کا باعث ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ چونکہ برطانیہ ایک جزیرہ ہے اس لیے برطانوی باشندے اپنے آپ کو یورپ سے منسلک نہیں سمجھتے۔ اس علیحدگی نے ان میں اس حد تک احساس برتری پیدا کر دیا کہ ان کے خیال میں سب لوگوں کو انگریزی سیکھنی چاہیے۔ دوسری زبان سیکھنا ہماری شان کے خلاف ہے۔ چونکہ تقریباً آدھی دنیا پر برطانوی حکومت رہی ہے اور ہم نے وہاں کے باشندوں کو انگریزی زبان کی دولت سے نوازا تو یہ فطری بات ہے کہ وہ اپنی مادری زبان پر انگریزی کو ترجیح دیں گے۔

© UCLES 2005

۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کے معنی واضح ہوں۔

اکثریت ۔ مشیر ۔ فروغ دینا۔ ثابت کرنا ۔ منسلک۔

[Total: 5 marks]

۲۔ مندرجہ ذیل فقروں کے ہم معنی فقرے عبارت سے نکال کر لکھیے۔

... کافی کمی آ گئی ہے ۔ ... سابقہ بیس سالوں کے دوران ۔ ... اچھی طرح جانتے ہیں ۔
... کے اعتبار سے ۔ ... زیادہ پسند کریں گے ۔

[Total: 5 marks]

۳۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔
(ہر سوال کے بعد دیئے گئے مارکس لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۵ مارکس تک دیئے جا سکتے ہیں۔
کُل ۱۵ + ۵ = ۲۰ مارکس)

۱: مصنف نے لفظ ''متضاد'' کیوں استعمال کیا؟ [4]

۲: زبان سیکھنے کے معاملے میں اقتصادی پہلو کے علاوہ اور کونسے پہلو اہمیت رکھتے ہیں؟ [2]

۳: یورپی ممالک کا غیر ملکی زبانیں سیکھنے کے متعلق کیا روّیہ ہے؟ [2]

۴: زبان سیکھنے کے معاملے میں برطانوی تجارتی اداروں کی کیا رائے ہے؟ اور کیوں؟ [3]

۵: اس عبارت کے مطابق انگریز دوسری زبانیں سیکھنا کیوں پسند نہیں کرتے؟ [4]

[Total: 15 + 5 for language = 20 marks]

© UCLES 2005

## Section 2

مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے پھر دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

وزارتِ تعلیم کی طرف سے ایک شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق لندن کے اسکولوں میں تقریباً چار لاکھ طالب علم پڑھتے ہیں۔ جن میں سے کم از کم بیس فی صد دوسرے ملکوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان اسکولوں میں 178 زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان میں سے کچھ طلبا کافی عرصے سے لندن میں قیام پذیر ہیں یعنی ان کے آباواجداد دوسرے ملکوں سے ہجرت کر کے لندن میں آباد ہو گئے ہیں جبکہ ہر سال دوسرے ملکوں سے آنے والے تقریباً دس بارہ ہزار طلبا کو ان اسکولوں میں داخلہ ملتا ہے۔ اس سلسلے میں شائع ہونے والی رپورٹ کا مقصد یہ ہے کہ مقامی اسکول اور علاقائی محکمۂ تعلیم منصوبہ بندی کر سکیں۔ لندن برطانیہ کا دارالحکومت ہے، اس لیے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ صدیوں سے لوگ دنیا کے دور دراز علاقوں سے یہاں آتے رہتے ہیں۔

دو ہزار سال پہلے رومیوں نے اس جزیرے پر قبضہ کرنے کے بعد لندن کو اپنا دارالحکومت قرار دیا تھا۔ رومیوں کے بعد سیکسن (Saxon) لوگوں نے بار بار انگلستان پر حملے کئے تھے، پھر 1066 میں نورمن (Norman) لوگوں نے انگلستان کو فتح کر کے یہاں پر حکومت قائم کی۔ اگرچہ رومیوں، سیکسنوں اور نورمنوں کی ثقافتوں میں آسمان و زمین کا فرق تھا پھر بھی ان سب میں ایک بات مشترک تھی اور وہ یہ کہ انہوں نے اپنی اپنی زبانوں سے برطانیہ کے باشندوں کو نوازا۔ اور یہ روایت اب تک چلی آ رہی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ انگریزی زبان دوسری زبانوں کا مجموعہ ہے۔ انگریزی زبان نے دوسری زبانوں کے الفاظ بے دریغ اُدھار لے کر ان کو اپنا لیا ہے اور اب بھی اپناتی رہتی ہے۔ جب سترہویں صدی میں انگریزوں نے ہندوستان پہنچ کر وہاں تجارت کرنا شروع کی تو اس وقت سے ایسٹ انڈیا کمپنی کے کلرک برِصغیر کی مختلف زبانیں سیکھنے لگے۔ زبان سیکھنے کے بارے میں کمپنی کے اصرار کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس زمانے میں انگلینڈ سے روانہ ہونے سے پہلے ہی انہیں دو سال تک ایک مخصوص ادارے میں اردو اور دوسری زبانیں سیکھنی پڑتی تھیں۔ یاد رہے کہ اس زمانے میں انگریز افسر سمجھتے تھے کہ جیسا دیس ویسا بھیس! ۔ جس کا غیر متوقع اثر یہ تھا کہ انہی زبانوں کے بہت سارے الفاظ انگریزی میں شامل ہو گئے، مثلاً، بنگلہ، پاجامہ، کھچڑی، پکا صاحب، پھٹ، سپاہی، دیگچی، لوٹ، وغیرہ وغیرہ۔

بہرحال اب اکیسویں صدی کے ابتدائی سالوں میں برطانوی راج کے اثرات نہ صرف انگریزی زبان میں پائے جاتے ہیں بلکہ مختلف طریقوں سے انگلینڈ کی ثقافت میں بھی۔ لندن کے ہر کونے پر ایشیائی تاجروں نے چھوٹی موٹی دکانیں کھول لی ہیں اور تقریباً ہر قصبے میں ہندوستانی، پاکستانی اور بنگلہ دیشی ریسٹورنٹ موجود ہیں۔ تعلیمی اداروں میں بھی اتنے سارے نوجوان ہیں جنہیں انگریزی اچھی طرح نہیں آتی اور جن کی تعلیم کے لیے حکومت کو خاص تعلیمی پروگرام عمل میں لانا پڑتا ہے۔ اور آج کل فرانسیسی، جرمن اور ہسپانوی کے بعد اردو سب سے زیادہ پڑھائی جانے والی زبان ہے۔

© UCLES 2005

۴۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(ہر سوال کے بعد دیئے گئے مارکس لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۵ مارکس تک دیئے جاسکتے ہیں۔
کُل ۱۵ + ۵ = ۲۰ مارکس)

۱: لندن میں اتنی ساری زبانیں کیوں بولی جاتی ہیں؟ [2]

۲: عبارت کے مطابق کن تاریخی واقعات نے انگریزی زبان کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا؟ [4]

۳: انگریزی زبان کو "مختلف زبانوں کا مجموعہ ہے" کہنا کس حد تک مناسب ہے؟ [2]

۴: ہندوستان میں زبانوں کے متعلق کمپنی کی پالیسی کیا تھی اور اس کے کیا اثرات تھے [4]

۵: عبارت کے مطابق انگریزوں کی روزمرّہ کی زندگی پر برطانوی راج کے کیا اثرات ہیں؟ [3]

[Total: 15 + 5 for language = 20 marks]

۵۔ (الف) مندرجہ بالا دونوں اقتباسات کے حوالے سے انگریزوں میں دوسری زبانیں سیکھنے کی اہمیت کا جائزہ لیجیے۔ [10]

۵۔ (ب) اردو زبان پر انگریزی زبان کا اثر مثبت ہے کہ منفی؟ اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔ [5]

سوال کا جواب مجموعی طور پر ۱۴۰ الفاظ پر مشتمل اردو میں لکھیے۔

اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے ۵ مارکس تک دیئے جاسکتے ہیں: [5]

[Total: 20 marks]

© UCLES 2005

BLANK PAGE

**BLANK PAGE**

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.